محمد طاہر عبدالرزاق

میں انصاف مانگتا ہوں!

صفحۂ ہستی پر بسنے والے انسانو! انسانی حقوق کے علمبردارو! عالمی عدالت کے منصفو! روشن خیال دانشورو! ظلم کے خلاف جہاد کرنے والے ادیبو! سچ کا درس دینے والے شاعرو! مظلوم کے حق میں صدا بلند کرنے والے وکیلو! امن کے پیامبرو!

میری داستان غم سنو!۔۔۔۔۔۔ میری آنسوؤں بھری کہانی سنو۔

میں ایک مسلمان ہوں۔ میں اللہ کو اپنا رب مانتا ہوں۔ میں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنا نبی مانتا ہوں۔ میں قرآن کو اپنی کتاب مانتا ہوں۔ میں خانہ کعبہ کو اپنا قبلہ مانتا ہوں۔ میں اپنے نبی ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کو قرآن پاک مانتا ہوں۔ میں اپنے نبی ﷺ کی باتوں کو احادیث مانتا ہوں۔ میں اپنے نبی کے ساتھیوں کو صحابہ مانتا ہوں۔ میں اپنے نبی کی بیٹی سیدہ فاطمہ الزہرہؓ کو سیدہ انساء مانتا ہوں۔ میں اپنے نبی ﷺ کے گھر والوں کو اہلِ بیت مانتاؒ ہوں۔ میں کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کو اپنا کلمہ مانتا ہوں۔ میں مکہ مکرمہ کے حج کو حج مانتا ہوں۔ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معیارِ حق اور نبوت کے گواہ مانتا ہوں۔ میں سیدنا صدیقِ اکبرؓ کو پہلا خلیفہ مانتا ہوں۔ میں سیدنا فاروقِ اعظمؓ کو دوسرا خلیفہ مانتا ہوں۔ میں سیدنا عثمان غنیؓ کو تیسرا خلیفہ مانتا ہوں۔ میں سیدنا علیؓ کو چوتھا خلیفہ مانتا ہوں۔ میں سیدنا حسنؓ کو پانچواں خلیفہ مانتا ہوں۔ میں سیدنا معاویہؓ کو چھٹا خلیفہ مانتا ہوں۔ میں اپنے نبی کی ازواج مطہرات کو امہات المؤمنین مانتا ہوں۔

اہلِ دنیا یہ میرے مذہبی عقائد ہیں........ اور تم ان عقائد سے بخوبی آشنا ہو........ لیکن .... اے اہلِ دنیا .... ہندوستان کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں قادیان کا ایک شخص مرزا قادیانی اٹھا..... اس نے پوری دنیا کو مخاطب کر کے اعلان کیا۔

میں ''محمد رسول اللہ'' ہوں۔ مجھے اللہ نے دنیا میں دوبارہ انسانیت کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ میں صورت کے اعتبار سے بھی وہی محمد ہوں۔ میں سیرت کے اعتبار سے بھی وہی محمد ہوں۔ میں نام کے اعتبار سے بھی وہی محمد ہوں۔ میں کام کے اعتبار سے بھی وہی محمد ہوں۔ جو مجھ میں اور محمد ﷺ میں تفریق کرے، وہ پکا کافر ہے۔ اس نے کہا جب کلمہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھو تو محمد سے مراد مجھے لو' قرآن مجھ پر دوبارہ نازل ہوا۔ میری باتیں قرآن کی وحی ہیں۔ میری گفتگو احادیثِ رسول ہیں۔ میرا شہر'' قادیان'' مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرح ہے۔ میری بیوی ''ام المؤمنین'' ہے۔ میری بیٹی'' سیدۃ النساء'' ہے۔ میرا خاندان'' اہلِ بیت'' ہے۔ میرے ساتھی'' اصحابِ رسول'' ہیں۔ جو مجھے استاذ نہیں مانتا، وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اہلِ دنیا! قادیانی عقائد کے مطابق:

حکیم نورالدین...... سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی طرح ہے۔ مرزا بشیرالدین ...... سیدنا عمر فاروقؓ کی طرح ہے۔ مرزا

ناصر........ سیدنا عثمان غنیؓ کی طرح ہے۔ مرزا طاہر........ سیدنا علیؓ کی طرح ہے۔

مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہوگیا ہے اور جو بھی فیض حاصل کرنا چاہتا ہے وہ قادیان سے حاصل کرے۔

خدا کی دھرتی پر رہنے والے باشعور انسانو! کیا تم نے خدا کی دھرتی پر اس سے بڑا ظلم اور فراڈ دیکھا ہے؟ کیا تم نے قادیان سے بڑا قبضہ گروپ دیکھا ہے؟ کیا تم نے اس سے بڑھ کر بھی انسانی حقوق کی پامالی دیکھی ہے؟ کیا تم نے اس سے بڑھ کر بھی سرور کائنات جناب محمد عربی ﷺ اور ان کے دینِ مبین کی توہین دیکھی ہے؟ دنیا کے سپر پاور ''امریکہ'' کے صدر بش صاحب فرض کریں آپ اپنے وائٹ ہاؤس (صدارتی محل) میں داخل ہوتے ہیں...... وہاں آپ اندر ایک شخص کو کھڑا پاتے ہیں...... وہ رعب تمکنت سے آپ کو کہتا ہے ''میں بش ہوں، یہ وائٹ ہاؤس میرا ہے'' پھر وہ اپنے ساتھ کھڑی عورت کی طرف اشارہ کر کے آپ سے کہتا ہے یہ لارا بش ہے۔ یہ میری بیوی ہے۔ پھر وہ اپنے ساتھ کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے یہ جینا ہے، یہ میری بیٹی ہے۔ پھر وہ آپ کی قیمتی گاڑی کی طرف انگلی اٹھا کر کہتا ہے یہ گاڑی میری ہے،۔ یہ بڑی نفیس اور قیمتی گاڑی ہے کیونکہ میں امریکہ کا صدر ہوں۔ پھر وہ آپ کی تعلیمی اسناد اور ڈگریاں آپ کو دکھا کر کہتا ہے جناب یہ میری تعلیمی اسناد اور ڈگریاں ہیں۔ جنہیں میں نے دن رات کی محنتِ شاقہ کے بعد حاصل کیا ہے۔ پھر وہ آپ کی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے کاغذات دکھاتے ہوئے کہتا ہے یہ میری جائیداد کے کاغذات ہیں اور دیکھئے میں کتنا امیر آدمی ہوں۔ پھر وہ آپ کے بینک کے اثاثوں کے بارے میں بتاتے ہوئے کہتا ہے یہ دیکھئے یہ میرا بینک اثاثہ ہے۔ اور اسے میں نے بڑی جدوجہد سے کمایا ہے۔ پھر وہ آپ کو وائٹ ہاؤس کا سیکورٹی سٹاف دکھاتے ہوئے کہتا ہے یہ میرا سیکورٹی سٹاف ہے۔ جو ہر وقت میری حفاظت کے لیے مستعد رہتا ہے۔ پھر وہ آپ کو انتہائی غصہ میں جھڑکتے ہوئے کہتا ہے میں بش تمہیں حکم دیتا ہوں یعنی صدارتی آرڈر جاری کرتا ہوں کہ تم ابھی وائٹ ہاؤس اور امریکہ سے نکل جاؤ۔ کیونکہ تمہارا امریکہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسٹر بش! کیا یہ ہولناک صورتِ حال دیکھ کر آپ کے پاؤں تلے سے زمین نہیں نکل جائے گی۔ کیا آپ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا نہیں چھا جائے گا۔ فرطِ غم سے کیا آپ کی آنکھوں سے آنسو نہیں نکل آئیں گے۔؟ اس ظلم پر کیا آپ بے اختیار چیخ نہیں اٹھیں گے؟ مسٹر بش! قادیانیوں کے ایسے ہی ظلم کے خلاف ہم ایک صدی سے رو رہے ہیں۔ ہمارے آنسوؤں سے ہمارے دامن تر ہو چکے ہیں۔ آپ نے کبھی ہمارے آنسو نہیں پونچھے۔ ہمارے رخساروں پر بنی آنسوؤں کی ندیوں پر کبھی آپ کی نظر نہیں پڑی۔ ہم ایک صدی سے چیخ رہے ہیں۔ چیخ چیخ کر ہمارا گلا چھل چکا ہے۔ لیکن آپ کے نرم نرم کانوں پر کبھی بھی ہماری چیخوں نے اثر نہیں کیا۔ مسٹر بش! ہم آپ کے ضمیر سے انصاف مانگتے ہیں۔ آپ کے ضمیر کے دروازے پر دستک دیتے ہیں۔ لیکن ہر دستک کے جواب میں آپ کا ضمیر کہتا ہے۔

شریک جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے
ہمیں خبر ہے لٹیروں کے ہر ٹھکانے کی